

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 اپریل 1965

کمشنر آف انکم ٹیکس، پنجاب، جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، پٹیالہ

بنام

راگھو نیر سنگھ

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 16(1)(c) - وقف نامہ - ٹرسٹیز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ٹرسٹ کے قرضوں کی ادائیگی کریں اور اس کے بعد ہی ٹرسٹ کی آمدنی اور جائیداد کو ٹرسٹ کے مختلف مقاصد کے لئے لاگو کریں۔ کیا ایسے احکام وقف نامہ کو منسوخ کرتا ہے۔ کیا جائیداد وقف بلا واسطہ واپس منتقل آباد کار کو کیا جاسکتا ہے۔ کیا وقف کی آمدنی کو آباد کار کو ٹیکس دینا پڑے گا۔

مدعا علیہ نے ایک کمپنی میں اس کی ملکیت والے کچھ حصص کے سلسلے میں اعتماد کا ایک معاہدہ انجام دیا۔ دستاویز میں ٹرسٹیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ٹرسٹ کی آمدنی اور جائیداد کو پہلے آباد کار کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور اس کے بعد ٹرسٹ کے دیگر مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت کارروائی میں انکم ٹیکس افسر نے کہا تھا کہ ٹرسٹ ایک فرضی لین دین تھا۔ اپیلیٹ اسٹینٹ کمشنر نے کہا کہ ٹرسٹ کے مقصد کے لئے حصص کی منتقلی ناقابل تنسیخ نہیں ہے لہذا دفعہ 16(1)(c) کی شرط کے تحت مدعا علیہ ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔ ٹریبونل نے اسٹینٹ کمشنر کے حکم کو برقرار رکھا لیکن ہائی کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کیا ٹرسٹ پر اپریٹ سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس لگانے والے کے ہاتھ میں ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر نے اس عدالت میں اپیل کی۔

حکم ہوا کہ: - تصفیہ کے دستاویز پر عمل درآمد کے بعد حصص سے حاصل ہونے والی آمدنی ٹرسٹیز کے پاس آتی ہے اور اس کا اطلاق دستاویز میں بیان کردہ مقاصد کے لئے کیا جانا چاہئے۔ آمدنی کا اطلاق سب سے پہلے قرضوں کی تسکین کے لئے کیا جانا تھا جو آباد کار ادا کرنے کے پابند تھے، لیکن یہ آمدنی یا اثاثوں کو آباد کار کو منتقل کرنے کے مترادف نہیں تھا، اور نہ ہی اس نے آمدنی یا اثاثوں کو دوبارہ جمع کرنے کے اختیارات کے ساتھ آباد کار کی سرمایہ کاری کی تھی۔ ٹرسٹ سے پیدا ہونے والی ذمہ داریوں سے متاثر ہونے والے افراد اور آمدنی واضح طور پر متاثر تھے۔ آباد کار نے اپنی ذمہ داری کی تسکین کے نتیجے میں ٹرسٹ سے یقینی طور پر فائدہ حاصل کیا، لیکن اس وجہ سے دفعہ 16(1) کی پہلی شرط کو راعب نہیں کیا

گیا۔ [690D-F]

شرط ان معاملات پر غور کرتی ہے جن میں آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی کا اہتمام ہے اور ایسی شق براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ منتقلی کے لئے ہے۔ یہ ان معاملات پر بھی غور کرتا ہے جہاں ایک شق

موجود ہے جو آباد کار کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیتی ہے۔ یہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی یا براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں پر اقتدار کی دوبارہ منتقلی کی شق ہے جو معاملے کو شرط کے اندر لاتی ہے۔ ایسے معاملات جن میں تصفیہ ہو، لیکن تصفیے میں دوبارہ منتقلی یا دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کا حق موجود نہ ہو، شرط کے دائرے میں نہیں آتے، بھلے ہی تصفیے کے نتیجے میں آباد کار کو کچھ فائدہ حاصل ہو۔ [690G, H]

رام جی، کیشوجی بمقابلہ C.I.T بمبئی، [1945] 105 I.T.R.13 اور ڈی آر شہاپورہ بمقابلہ C.I.T، بمبئی 14، 781 I.T.R. منظور کیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 96 تا 98، سال 1964۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 19، سال 1958 اور 6 سال 1959 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 22 ستمبر 1960 اور 6 دسمبر 1960 کے فیصلوں اور احکامات سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیٹ دائرے کی گئیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس وی گپتے، سالیسٹر جنرل، آرگنٹینی ایر اور آراین سمجھتی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے دیو سنگھ رندھاوا اور ہرنس سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

شاہ، جسٹس۔ 10 اپریل 1953ء کو مشترکہ ہندو خاندان کی جائیداد جس کا مدعا علیہ رکن تھا، تقسیم کر دی گئی اور مدعا علیہ کو دیگر جائیدادوں کے علاوہ سمبھاولی شوگر ملز پر ایویٹ لمیٹڈ کے 400 حصص الاٹ کر دیے گئے اور فیملی کی جانب سے آر بی سیٹھ جیسا کو - /3,91,875 روپے کا کاروباری قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ دہلی کے رام فتح چند۔ 14 اپریل 1953ء کو مدعا علیہ نے سمبھاولی شوگر ملز کے 300 حصص کے حوالے سے ایک معاہدہ وقف پر عمل درآمد کیا جو اس کے حصے میں آگیا۔ وقف کے عمل کی مادی شقیں درج ذیل ہیں:

"اور تقسیم کے وقت مقرر کو دیگر جائیدادوں میں سمبھاولی شوگر ملز لمیٹڈ کے چار سو حصص الاٹ کیے گئے تھے اور جو انٹ ہندو فیملی کے کچھ قرضوں کی ادائیگی کی ذمہ داری سونپی گئی تھی اور اس کے بعد سامنے آنے والے شیڈول میں تفصیلی قرضوں کی ادائیگی کے لیے مقرر نے مذکورہ حصص کے مطلق مالک کی حیثیت سے ٹرسٹ پر 1 سے 300 حصص کے تین سو حصص طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مذکورہ حصص میں سے اس کے قرض دہندگان اور دوسرے مستفیدین کے فائدے کے لئے جو بعد ازاں مقاصد کے لئے ہیں۔

2. سمبھاولی شوگر ملز لمیٹڈ کے سرمائے میں سے 300 حصص کے مالک کی حیثیت سے مقرر مذکورہ حصص میں تمام مالکانہ حقوق سے دستبردار ہو کر یہ اعلان کرتا ہے کہ مذکورہ حصص اس دن سے ٹریسٹیز کے پاس ہوں گے تاکہ وہ مندرجہ ذیل تمام یا کسی بھی مقصد کے لئے استعمال کر سکیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے:

(a) ان قرضوں کی ادائیگی کرنا جیسا کہ اس سے منسلک شیڈول 'A' میں بیان کیا گیا ہے: یہ قرض مقرر کے مشترکہ ہندو خاندان کے فائدے اور مشترکہ ہندو خاندان میں خلل اور اس کے ممبروں کے

درمیان جائیدادوں کی تقسیم کے لیے لیے گئے تھے، جسے مقرر نے ادا کیا تھا اور اس کے قرضوں کی ادائیگی کے بعد۔

(b) مقرر کے بچوں اور پوتے پوتیوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کا انتظام کرنا۔

(c) اسپتالوں اور نرسنگ ہوم کو کھولنا اور چلانا۔

(d) سائنسی اور ٹیکنیکی مضامین میں لڑکوں یا لڑکیوں کی تعلیم کے لئے سکول یا اسکول کھولنا اور چلانا۔

(e) ایک ریڈنگ روم اور قرض دینے والی لائبریری کو کھولنا اور برقرار رکھنا۔

(f) یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کا انتظام کرنا اور یتیم خانوں، بیواؤں کے گھروں اور غریب گھروں کو اندرون ملک اور بیرون ملک تعلیم کے لئے اسکالرشپ دینا اور دیگر تمام کام کرنا جو ٹرسٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ٹرسٹی مناسب سمجھیں۔ شق 3 کے تحت مدعا علیہ سمیت چار افراد کو ٹرسٹی مقرر کیا گیا تھا اور مدعا علیہ کو اپنی زندگی کے دوران ٹرسٹ کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالنا تھا۔ ٹرسٹ دستاویز میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کی کتابوں میں یہ حصص فی الوقت چیئرمین کے نام پر ہوں گے، جن کے پاس ٹرسٹ کے بینک اکاؤنٹس چلانے، اجلاسوں کی صدارت کرنے، ٹرسٹ کے حصص کے حوالے سے ووٹ کا حق استعمال کرنے کا اختیار ہوگا۔

شق نمبر 5 میں کہا گیا ہے:

"اس کے ذریعہ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹرسٹیوں کے پاس اختیارات کے علاوہ مندرجہ ذیل اختیارات ہوں گے اور مذکورہ بالا حکام:

(i) ٹرسٹیز اس کے علاوہ حصص فروخت کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے سوائے اس کے کہ وہ بعد ازاں میں فراہم کیے گئے حصص فروخت کریں لیکن وہ رقم جمع کرنے کے لئے گروی رکھ سکتے ہیں یا گروی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مقرر کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے ضروری محسوس کریں۔

.....(ii)

.....(iii)

.....(iv)"

شق نمبر 6 میں کہا گیا ہے:

"یہ کہ ٹرسٹ کے مقاصد کو انجام دیتے وقت ٹرسٹیز کو ذہن میں رکھنا چاہئے اور مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہئے:

(i) مذکورہ بالا شیڈول A میں بیان کردہ مقرر کے قرضوں کی ادائیگی اولین ترجیح ہوگی اور ٹرسٹیز ٹرسٹ پر اپریٹ یا اس کی آمدنی میں سے کوئی رقم اس وقت تک کسی سمت میں خرچ نہیں کریں گے جب تک کہ وہ مقرر کے تمام قرضوں کی ادائیگی نہ کر لیں، بشرطیکہ ٹرسٹی قرضوں کی ادائیگی کرنے سے قاصر ہوں، دس سال کی مدت کے اندر حصص کی آمدنی یعنی منافع، بونس وغیرہ میں سے وہ اسے یا اس کا کچھ حصہ فروخت کرنے کے حقدار ہوں گے اور اس طرح اس وقت واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کریں گے۔

(ii) قرضوں کی ادائیگی کے بعد ٹرسٹی ٹرسٹ پر اپرٹی کی آمدنی کا 80 فیصد، قرضوں کی مکمل ادائیگی کے بعد ان کے ہاتھوں میں رہنے، مقرر کے بچوں اور پوتے پوتیوں کی دیکھ بھال پر اور بقیہ 20 فیصد ٹرسٹ کے تمام یا کسی دوسرے کام پر خرچ کریں گے جیسا کہ ٹرسٹی بہتر سمجھتے ہیں۔

(iii)....."

مدعا علیہ نے امرتسر کے ای وارڈ کے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دعویٰ کیا کہ سمبھولی شوگر ملز کے 300 حصص کے سلسلے میں ٹرسٹیوں کو ملنے والا منافع ٹرسٹ کی آمدنی ہے اور انہیں اس آمدنی سے کوئی سروکار نہیں ہے کیونکہ انہوں نے "حصص کی ملکیت سے خود کو ناقابل تنسیخ طور پر الگ کر لیا ہے" اور کسی بھی صورت میں آر بی سیٹھ جیسارام فتح چند کو سود کے طور پر 19،856 روپے ادا کرنے چاہئیں۔ حصص کے منافع سے خالص آمدنی کا تخمینہ لگانے میں جائز کٹوتی کے طور پر اجازت دی جائے۔ انکم ٹیکس افسر نے مدعا علیہ کی دلیلوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ٹرسٹ ایک فرضی لین دین ہے۔ ایپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ مدعا علیہ نے سمبھولی شوگر ملز کے 300 حصص ناقابل تنسیخ طور پر منتقل نہیں کیے تھے لہذا دفعہ 16(1)(c) کی شرط کے تحت مدعا علیہ حصص سے منافع پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔

مدعا علیہ نے انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی، لیکن کامیابی نہیں ملی۔ مدعا علیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے اس معاملے کا ایک بیان تیار کیا اور درج ذیل سوالات کو چند ہی گڑھ میں ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

(1) کیا سمبھولی شوگر ملز پر ایویٹ لمیٹڈ کے 300 حصص کی ڈیویڈنڈ آمدنی ٹیکس دہندگان کی جانب سے ایس رگھویر سنگھ ٹرسٹ کو منتقل کی گئی تھی؟

(2) کیا ٹیکس دہندہ مذکورہ بالا 300 حصص کی ڈیویڈنڈ آمدنی کے بدلے آر بی سیٹھ جیسارام فتح چند کو سود کے طور پر ادا کی گئی۔/ 19856 روپے کی کٹوتی کا دعویٰ کرنے کا حقدار تھا؟"

ہائی کورٹ نے پہلے سوال کا جواب نفی میں دیا اور دوسرے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ کمشنر انکم ٹیکس نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (15) میں "کل آمدنی" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے آمدنی، نفع اور منافع کی کل رقم جس کا ذکر دفعہ 4 کے ذیلی دفعہ (1) میں کیا گیا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16 کچھ مخصوص معاملات میں کل آمدنی کی گنتی میں قابل قبول استثنیٰ اور اخراج کو شمار کرتی ہے۔ دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (c) کا مادی حصہ درج ذیل ہے:

"ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی کا تخمینہ لگانے میں۔

(c) کسی بھی شخص کو تصفیے یا طرز عمل کی بنیاد پر حاصل ہونے والی تمام آمدنی چاہے وہ قابل واپسی ہو یا نہ ہو، اور ہندوستانی انکم ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 1939 (ساتویں، سال 1939) کے نفاذ سے پہلے یا بعد میں، آباد کار یا ڈسپونر کی جائیداد باقی رہ جانے والے اثاثوں سے، آباد کار یا ڈسپونر کی آمدنی سمجھی جائے گی۔ اور اثاثوں کی قابل واپسی منتقلی کی وجہ سے کسی بھی شخص کو حاصل ہونے والی تمام آمدنی منتقلی کرنے والے کی آمدنی سمجھی جائے گی:

بشرطیکہ اس شق کے مقاصد کے لئے تصفیہ، منتقلی یا منتقلی قابل قبول سمجھی جائے گی اگر اس میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں کی منتقلی کا کوئی اہتمام ہو، یا کسی بھی طرح آباد کار، منحرف یا منتقلی کرنے والے کو آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہو:

بشرطیکہ اس شق کے مقاصد کے لیے تصفیہ یا انتقال جائداد کی اصطلاح میں کوئی انتقال جائداد، وقف، عہد، معاہدہ یا انتظام شامل ہوگا، اور تصفیے یا انتقال جائداد کے حوالے سے تصفیہ یا ناپسندیدگی کی اصطلاح میں وہ شخص بھی شامل ہوگا جس کے ذریعے تصفیہ یا تصفیہ کیا گیا ہو:

بشرطیکہ اس شق کا اطلاق تصفیے یا طرز عمل کی بنیاد پر کسی شخص کو حاصل ہونے والی کسی بھی آمدنی پر نہیں ہوگا جو چھ سال سے زیادہ مدت یا اس شخص کی زندگی کے دوران قابل واپسی نہ ہو اور جس آمدنی سے آباد کار یا ڈسپوز کو کوئی براہ راست یا بالواسطہ فائدہ نہیں ہوتا ہے لیکن اس کا تخمینہ لگانے والا ذمہ دار ہوگا۔ مذکورہ آمدنی پر جب بھی اسے منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔"

شق (c) کا مقصد ایک حقیقی تصفیے کا تحفظ کرنا تھا جس کے ذریعے ٹیکس دہندہ جائیداد اور اس کی آمدنی پر کنٹرول حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ اس کی جانب سے انکم ٹیکس ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو کم کرنے کی کوششوں کو اس طرح کم کیا جاسکے کہ جائیداد کی تصفیہ یا منتقلی کا انتظام کیا جائے جس سے اسے آمدنی حاصل نہ ہو۔ لیکن وہ طے شدہ یا ٹھکانے لگائی گئی جائیداد پر یا اس کی آمدنی پر اختیار یا سود محفوظ رکھتا ہے۔ شق (c) کے تحت کسی شخص کو تصفیے یا طرز عمل کی بنیاد پر حاصل ہونے والی آمدنی چاہے وہ قابل واپسی ہو یا نہ ہو، اگر اثاثے مؤخر الذکر کی ملکیت ہی رہیں تو اسے آباد کار یا ڈسپوز کی آمدنی سمجھا جاتا ہے۔ اثاثوں کی قابل واپسی منتقلی کی بنیاد پر کسی بھی شخص کو پیدا ہونے والی آمدنی کو ٹرانسفر کرنے والے کی آمدنی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد پہلی شق تصفیے کو قانونی طور پر قابل قبول قرار دیتی ہے، بشرطیکہ اس میں طے شدہ آمدنی یا اثاثوں کی براہ راست یا بالواسطہ منتقلی کا کوئی اہتمام ہو، یا جہاں یہ آباد کار کو آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ دوسری شرط کے تحت "تصفیہ یا مزاج" کے لفظ میں ایک مزاج، اعتماد، معاہدہ، معاہدہ یا انتظام شامل ہے جس کے نتیجے میں مقننہ نے اس طرح کے لین دین کو نیٹ میں لانے کی کوشش کی ہے، جو اگرچہ سختی سے بستوں اور مزاجوں کی وضاحت کے اندر نہیں ہے۔ تیسری شرط شق (c) کے طول و عرض سے نکالی گئی ہے جیسا کہ پہلی اور دوسری شق میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی ایسے تصفیے سے کسی شخص کو حاصل ہونے والی آمدنی جو چھ سال سے زیادہ کی مدت یا اس شخص کی زندگی کے دوران قابل واپسی نہ ہو اور جس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے آباد کار کو براہ راست یا بالواسطہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔

اس عدالت کے ایک حالیہ فیصلے میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا: انکم ٹیکس کمشنر، بہار اور اڑیسہ بمقابلہ رانی بھونیشوری کور (1) کہ:

"پہلی شق کے ذریعہ، اس میں بیان کردہ کردار کی تصفیہ، مزاج یا منتقلی، بنیادی شق کے مقصد کے لئے قابل قبول سمجھا جاتا ہے۔ شق 1 اور شق 2 کا کام واضح طور پر وضاحتی ہے۔ اصطلاحات میں دوسری شرط یہ کہتی ہے کہ "تصفیہ یا انتقال جائداد" کے اظہار میں کوئی بھی انتقال جائداد، اعتماد، عہد، معاہدہ یا

انتظام شامل ہے، اور "آباد کار یا ڈسپونز" کی اصطلاح میں کسی بھی ایسے شخص کو شامل کرنا ہے جس کے ذریعہ تصفیہ یا مزاج بنایا گیا تھا۔ اسی طرح پہلی شق میں کہا گیا ہے کہ تصفیہ، نقل و حرکت یا منتقلی، اگر وہ بیان کردہ نوعیت کے ہیں، تو بنیادی شق کے مقصد کے لئے قابل واپسی منتقلی ہوں گی۔"

دفعہ 16(1)(c) کی پہلی شرط کی شرائط معقول طور پر سادہ ہیں۔ اگر اس میں آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی کا اہتمام ہو یا جو آمدنی یا اثاثوں پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیتا ہو تو تصفیہ یا تصفیہ کو قانونی طور پر قابل قبول سمجھا جاتا ہے۔ یہ شق بالواسطہ طور پر دوبارہ منتقل کرنے یا آمدنی یا اثاثوں پر بالواسطہ طور پر دوبارہ قبضہ کرنے کا اختیار دینے کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن اصل منتقلی یا دوبارہ حاصل کرنے کی طاقت کا استعمال ضروری نہیں ہے۔ اگر فطرت کے بارے میں غور کیا جاتا ہے تو، شرط کام کرتی ہے۔

اب اس عمل کی شرائط کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ حصص ٹرسٹ پر طے کیے گئے تھے، اور چار ٹرسٹیوں کو مقرر کیا گیا تھا جن میں سے ایک مدعا علیہ تھا۔ ٹرسٹ کی صداقت پر اب کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 33 کے تحت شیئرز کو فی الحال چیئرمین کے نام پر رکھنے کی ہدایت ضروری معلوم ہوتی ہے، جس کے تحت رجسٹر میں کسی بھی اعتماد، ظاہر یا تعمیر کے نوٹس کو درج کرنے سے روکا گیا تھا۔ اس دستاویز میں کہا گیا ہے کہ اس میں مذکور تمام یا کسی بھی مقصد کے لئے ٹرسٹیوں کی طرف سے حصص کو ناقابل تہنیخ طور پر وقف پر رکھا جائے گا۔ جس مقصد کے لئے پہلی بار حصص رکھے جائیں گے وہ آر بی سیٹھ جیسارام فتح چند کے واجب الادا قرض کی ادائیگی کرنا ہے، اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہی شق 2 کی شق (b) سے (f) میں دی گئی ہدایات نافذ ہوتی ہیں۔ دستاویز واضح طور پر ناقابل تہنیخ ہے، لیکن اس وجہ سے پہلی شرط کے عمل کو خارج نہیں کیا گیا ہے۔ اگر مدعا علیہ کی طرف سے واجب الادا قرضوں کی تسکین کے لئے آمدنی کے اطلاق کی ہدایت کے ذریعہ، قانون میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آمدنی کی براہ راست یا بالواسطہ منتقلی یا آمدنی پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ اختیار کرنے کا حق موجود ہے، تو تصفیہ کو قابل واپسی سمجھا جائے گا، اس کے باوجود یہ ناقابل تلافی ہے۔

لیکن تصفیہ کے دستاویز پر عمل درآمد کے بعد سے حصص سے حاصل ہونے والی آمدنی ٹرسٹیوں کو حاصل ہوتی ہے اور اس کا اطلاق دستاویز میں بیان کردہ مقاصد کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ آمدنی کا اطلاق ان قرضوں کی تسکین کے لئے کیا جانا چاہئے جو آباد کار کی ذمہ داری تھی، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آمدنی یا اثاثوں کو آباد کار کو منتقل کرنے کا اہتمام ہے، یا یہ کہ آباد کار کو آمدنی یا اثاثوں کو دوبارہ جمع کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اثاثے اور آمدنی وقف کے عمل سے پیدا ہونے والی ذمہ داریوں سے واضح طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس کی ذمہ داری کی تسکین کے نتیجے میں اعتماد سے فائدہ حاصل ہوتا ہے، لیکن اس وجہ سے پہلی شرط متوجہ نہیں ہوتی ہے۔

ہم محصولات کے وکیل کی اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ پہلی شق میں "بالواسطہ طور پر" لفظ کا استعمال کرتے ہوئے مقننہ نے شق (c) کے دائرے میں ایسے مقدمات لانے کی کوشش کی جہاں آباد کار ایک ٹرسٹ کی آرٹ میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شرط ان معاملات پر غور کرتی ہے جن میں آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی کا اہتمام ہے اور ایسی شق براہ راست یا بالواسطہ طور پر

دوبارہ منتقلی کے لئے ہے۔ یہ ان معاملات پر بھی غور کرتا ہے جہاں ایک شق موجود ہے جو آباد کار کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیتی ہے۔ یہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی یا آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر اختیارات کی دوبارہ منتقلی کی شق ہے جو معاملے کو پہلی شرط کے اندر لاتی ہے۔ ایسے معاملات جن میں تصفیہ ہو، لیکن تصفیے میں دوبارہ منتقلی یا دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کا حق موجود نہ ہو، شرط کے دائرے میں نہیں آتے، چاہے تصفیے کے نتیجے میں آباد کار کو فائدہ ہی کیوں نہ ملے۔

بمبئی ہائی کورٹ کے ذریعے طے کیے گئے دو معاملوں میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی حیثیت سے پیدا ہونے والی ذمہ داری کے تحت دفعہ 15(1)(c) کے نفاذ کو راغب کیے بغیر اپنی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے ٹرسٹ پر عمل درآمد کر سکتا ہے۔ رام جی کیشو جی بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی (1) میں رضامندی کے حکم نامے کے تحت ٹیکس دہندگان نے ٹرسٹ کی ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس میں اپنی بیوی کے فائدے کے لئے کچھ جائیدادوں کو ٹرسٹیوں تک پہنچایا گیا۔ دستاویز میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جائیدادوں سے حاصل ہونے والی خالص آمدنی ٹیکس دہندہ کی بیوی کو اس کی زندگی کے دوران ادا کی جائے گی اور وہ ٹیکس دہندگان کے اپنے نابالغ بچوں کو برقرار رکھے گی اور "گھر چلائے گی"۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ ٹرسٹ کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی اور ٹیکس دہندہ کی بیوی کو اس کی زندگی کے دوران ادا کی جانے والی آمدنی کو ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہیں سمجھا جاسکتا ہے، کیونکہ دستاویز میں دی گئی ہدایت کے تحت آمدنی یا اثاثوں کی دوبارہ منتقلی یا دفعہ 16(1) کی پہلی شرط کے تحت آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر اختیارات کی دوبارہ منتقلی کا اہتمام نہیں ہے۔ ڈی آر شہاپورے بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی (2) میں ٹیکس دہندگان نے اپنی بیوی کے لیے 20,000/- روپے جمع کرانے والے اپنے کاروباری کھاتوں میں اندراج کرایا اور داخلے کے خلاف توثیق کی۔ "آپ کو جو سرمایہ فراہم کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر میرا ہی رہے گا لیکن آپ کو اپنی زندگی کے آخر تک اس سے آمدنی حاصل ہوگی۔ اس سرمائے کو میں آپ کی زندگی کے آخر تک واپس نہیں لوں گا لیکن میں اس سرمائے پر آپ کے لئے کاروبار کروں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کو آپ کے لئے سالانہ 600 روپے ملیں گے۔ 20,000/- روپے کی رقم کو پورا کرنے کے لئے کوئی مخصوص اثاثہ مختص نہیں کیا گیا تھا اور اس کے بارے میں کھاتوں میں کوئی اور اندراج نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ اندراج 20,000/- روپے کی آمدنی کی ادائیگی کے لئے ایک ناقابل تینینج معاہدہ ہے جس میں اس ضمانت کے ساتھ کہ یہ 600 روپے سالانہ ہوگی، اور لہذا یہ معاملہ ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق کے تحت احاطہ کیا گیا ہے اور معاہدے کے تحت بیوی کو جو آمدنی ادا کی گئی تھی اسے پہلے حصے کے تحت ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ دفعہ 16(1)(c) ہمارے خیال میں ان مقدمات کا صحیح فیصلہ کیا گیا تھا۔

ایبیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کردی جاتی ہیں۔ ایک سماعت کی فیس۔

ایبیلیں مسترد کردی گئیں.....